ناہید اختر

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اردو، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ

ڈاکٹر نذر عابد

صدر شعبہ اردو، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ

اردو میں جاسوسی ناول: ایک تجزیہ

Naheed Akhtar

PhD Scholar, Department of Urdu, Hazara University, Mansehra

Dr. Nazar Abid

Head of Department Urdu, Hazara University, Mansehra.

Urdu Detective Novels: An Analysis

Suspense fiction is an important portion of popular literature. Various popular and interesting series have been written by the Urdu fiction writers in the form of detective novels. These detective novels not only played a magnificent role to enhance the readership of Urdu language and literature among the masses but also enriched the Urdu language. In this article, the authors have critically analysed such detective novels written by the Urdu fiction writers.

اردو افسانوی ادب کی ابتدا داستانوں سے ہوتی ہے۔ بعد میں انگریزی ادب کے توسط سے ناول اردو فکشن میں ایک اہم اور مقبول صنف کے طور پر ابھرا۔ داستان کی طوالت اور مافوق الفطرت کہانیوں سے اکتاہٹ کے پیش نظر عوام وخواص کی توجہ رفتہ رفتہ ناول کی طرف منتقل ہوتی چلی گئی۔ ناول میں عام انسانی احساسات، جذبات، واردات قلبی اور زندگی کے حقائق کو فطری اور دلنشین پیرائے میں پیش کیا جاتا ہے۔ ناول میں موضوعات کا ایسا ہی تنوع ہے جیسا کہ خود زندگی میں تنوع اور وسعت ہے۔ ناول نگار اپنی تخلیقی استعداد اور موضوعاتی ضرورت کے تحت کائنات کی وسعتوں میں پھیلی ہوئی زندگی میں سے کسی ایک پہلو کا انتخاب کر کے اسے اپنے ناول کا موضوع بناتا ہے۔ اسی تناظر میں تاریخی، تہذیبی، سماجی اور رومانوی نوعیت کے ناول لکھے گئے۔ ناول کے

موضوعات اور نوعیت کی اس رنگارنگی کے بارے میں ڈاکٹر محمد یاسین لکھتے ہیں:

''ناول اور زندگی کا چولی دامن کا ایسا ساتھ ہے کہ اس میں تاریخی، سماجی، سیاسی، معاشی، ثقافتی غرض یہ کہ معاشرے کے ہر پہلو کی ترجمانی افسانوی انداز میں کی جا سکتی ہے۔''(۱)

تاریخی، سماجی، سیاسی، ثقافتی اور رومانوی ناول کے علاوہ ناول نگاری کی ایک اور صورت جاسوسی ناول ہے جو اپنی عوامی مقبولیت کی بنا پر کثرت سے لکھے گئے اور ادبی کہکشاں پر چھا گئے۔ قیام پاکستان کے بعد ناول کی اس صنف نے بہت مقبولیت حاصل کی۔ پاکستان میں جاسوسی ناول کے آغاز کے حوالے سے پروفیسر ابوعفان الازہری یوں رقم طراز ہیں:

''یہ جاسوسی ناول ہیں جو ۱۹۵۰ء کے لگ بھگ ایک تحریک کی صورت اختیار کر گئے۔ اس سے پہلے ''بہرام'' اور ''نیلی چھتری'' وغیرہ ایک آدھ ناول ہی جاسوسی قسم کا لکھا گیا تھا آلہ آباد میں اسرار احمد نے ابنِ صفی کے قلمی نام سے ایک چیلنج کے طور پر جاسوسی ناول لکھنے کا آغاز کیا اور ''جاسوسی دنیا'' سیریز کے زیر عنوان ہر ماہ ایک نیا جاسوسی ناول چھپنے لگا۔۔۔۔ جو لوگ تفریحی ادب پڑھنے کے شوقین تھے ان کے لیے جاسوسی ناول سستی قسم کی رومانیت کی نسبت بہتر تفریحی مواد فراہم کرنے لگے۔''(۲)

عوامی سطح پر پذیرائی اور پسندیدگی کے باوجود بدقسمتی سے جاسوسی ناولوں کو معروف معنوں میں ادب کا درجہ نہیں دیا گیا اور ناقدین نے اس صنف کو کماحقہٗ توجہ سے محروم رکھا۔ نسیم حجازی کے اسلامی تاریخی ناولوں کو ناقدین نے قابلِ اعتنا نہیں سمجھا تو ڈاکٹر سلیم اختر نے ان پر سوال اُٹھایا جو جاسوسی ناول کے لیے بے اعتنائی برتنے والوں پر بھی صادق آتا ہے، وہ لکھتے ہیں:

''ان نسیم حجازی کا بھی ناول کے سنجیدہ مباحث میں تذکرہ نہیں ہوتا اور اسی سے نقدِ ادب کا یہ اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا عوامی مقبولیت کے لیے قلم کار رشاعر کا ناقدین کا پسندیدہ ہونا لازم ہے یا ان کی آشیرباد کے بغیر بھی وہ کامیاب سمجھا جا سکتا ہے۔''(۳)

بالکل اسی طرح جاسوسی ناول کے لیے بھی یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کسی صنف کو ناقدین کی طرف سے درخورِ اعتنا سمجھنا اہم ہے یا ان کی آشیرباد کے بغیر بھی وہ صنف کامیاب ہو سکتی ہے۔ جاسوسی ناول جس قدر عوام میں مقبول ہوئے، تنقید و تحقیق کے شعبوں میں ان پر اس قدر توجہ نہیں دی گئی۔ تاہم کچھ ناقدین نے اس صنف کو اپنی توجہ سے نوازا ہے۔ جاسوسی ناول کے بارے میں رفیع الدین ہاشمی یوں رقم طراز ہیں:

''جاسوسی ناول کی بنیاد تجسس، تحیّر اور اضطراب پر ہوتی ہے۔ ایسے ناولوں میں بالعموم انہونی باتیں اور ما فوق الفطرت کردار پیش کیے جاتے ہیں۔ بعض اوقات جاسوسی ناول پر داستان کا گمان ہونے لگتا ہے۔'' (۴)

ہر صنفِ ادب اپنے ابتدائی مراحل میں ناپختہ ہوتی ہے لیکن بتدریج ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے فنی پختگی حاصل کر لیتی ہے۔ جاسوسی ناول میں بھی ابتدا میں کچھ خامیاں تھیں۔ ان خامیوں کا تعلق ناول کے مواد، پیش کش اور زبان و بیان سے تھا جیسے

ایک خامی کا ذکر کرتے ہوئے مظہر کلیم لکھتے ہیں:

آج سے تقریباً ۵۰ سال پہلے جب میں نے جاسوسی ناول لکھنے شروع کیے تھے تو اس دور کے ناولوں میں اس قدر بے حیائی موجود تھی کہ الامان۔ میں نے جب بے حیائی سے پاک ناول لکھنے شروع کیے کہ ان میں کوئی ذومعنی الفاظ بھی شامل نہ ہو تو مجھے کہا گیا کہ بغیر بے حیائی کے جاسوسی ناول کوئی نہیں پڑھتا لیکن مجھے مکمل یقین اور بھروسا تھا کہ اللہ تعالیٰ اچھے کاموں میں مدد کرتا ہے اور ایسا ہی ہوا۔ نصف صدی سے میں ناول لکھ رہا ہوں اور انہیں نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں پڑھا جا رہا ہے اور اب اگر کوئی دوسرا مصنف اپنے ناولوں میں بے حیائی کی بات کرتا ہے تو اسے ناپسند کر دیا جاتا ہے۔'' (۵)

مظہر کلیم کا یہ اقدام بظاہر اپنی عدم مقبولیت کو فروغ دینے کے مترادف تھا تاہم انہوں نے یہ قدم بہت کامیابی اور جرات سے اٹھایا اور جاسوسی ناول میں ایک نئے رجحان کو متعارف کروانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اسی طرح جاسوسی ناول کی ایک اور خامی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایوب اعوان تحریر کرتے ہیں:

جاسوسی ناول میں اس بات کی زیادہ کوشش کی جاتی ہے کہ ہیرو یعنی جاسوس کو ''سپر ہیومن'' بنا کر پیش کریں۔ اس طرح کی بازی گری سے کچھ دیر کے لیے اسکیبہادری کی داد دی جاسکتی ہے مگر بادی النظر میں اگر دیکھا جائے تو دماغ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ کیا یہ ممکن ہے؟'' (۶)

حقیقت یہی ہے کہ جاسوسی ناول کے ہیرو کی یہ مافوق الفطرت حرکات بالکل غیر فطری اور غیر حقیقی محسوس ہوتی ہیں تاہم کسی حد تک اس کی گنجائش یوں نکل آتی ہے کہ اُردو کے قاری کا ذوقِ مطالعہ داستانوں کے زیر اثر پروان چڑھا ہے، یوں قاری اور مصنف کے درمیان ایک سمجھوتہ موجود ہوتا ہے کہ ایسے مقامات قاری پر گراں نہیں گزرتے لیکن اس کے باوجود حقیقت نگاری کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے دیکھا جائے تو جاسوسی ناول کے ہیرو کے کردار میں یہ تیکنیکی خامی تو بہرصورت پائی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ عوامی سطح پر جاسوسی ناول کی مقبولیت کی بنا پر سنجیدہ ادب قدرے متاثر بھی ہوا۔ ہمارے ہاں شرحِ خواندگی کی کمی اور ادبی ذوق کے فقدان کے باعث اعلیٰ اور سنجیدہ ادب کے مطالعہ کی طرف عام قاری کی توجہ یوں بھی افسوس ناک حد تک کم رہی ہے اِس پر مستزاد یہ کہ عوام جاسوسی ناولوں میں پیش کیے جانے والے سستے اور کم سواد تفریحی ادب کی طرف راغب ہوتے چلے گئے۔ اس سلسلے میں پروفیسر ابوعفان الازہری لکھتے ہیں:

''جاسوسی ناول کے بعض منفی اثرات بھی نمودار ہوئے۔ کئی جاسوسی ڈائجسٹ جاری ہوئے جس کی بنا پر عام قاری کی توجہ سنجیدہ ادب کی طرف سے ہٹ گئی۔ سب لوگ تفریحی ادب کے طرف مائل ہو گئے۔ اس کی بنا پر تخلیقی ناول اور افسانے بہت کم ہو گئے۔ ادبی رسالوں کی اشاعت چند ہزار سے گھٹ کر چند سو تک رہ گئی۔'' (۷)

اُردو میں جاسوسی ناول نے اپنے ابتدائی مراحل کی مذکورہ خامیوں پر بڑی حد تک قابو پاتے ہوئے اپنا ارتقائی سفر جاری رکھا۔ پلاٹ، کردار نگاری، مکالمہ نگاری، منظر نگاری اور تجسس جیسی بنیادی فنی ضرورتوں سے آراستہ جاسوسی ناول مختلف سیریز کے تحت

شائع ہوتے رہے ایسے معیاری جاسوسی ناول لکھنے کے حوالے سے نامور لکھاریوں میں ابنِ صفی، نصیرالدین حیدر، مقبول جہانگیر، اے حمید، ایم اے راحت اور مظہر کلیم کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

جاسوسی اور تحیر خیز کہانیاں لکھنے میں ابنِ صفی کا نام سرفہرست ہے۔ ان کے لکھے ہوئے مشہور سلسلوں میں عمران سیریز، کرنل فریدی سیریز اور پرمودہ سیریز وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ بچوں کے لیے ٹارزن سیریز بھی لکھی۔ ابنِ صفی نے پہلی بار عمران سیریز کو جاسوسی ادب میں متعارف کرایا۔ اس سیریز کو اپنی پیش کش کے اعتبار سے نوجوان طبقے میں خاص طور پر بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔

نصیرالدین حیدر کے ٹارزن سیریز اور عمرو عیار سیریز خصوصاً بچوں کے لیے لکھی گئی ہیں۔ بچوں کے لیے لکھے گئے ان کے سلسلے عمرو عیار میں سسپنس، جستجو اور تحیر خیز واقعات کی بھرمار ہوتی ہے۔ یہ سلسلے بچوں کے علاوہ نوجوان طبقے میں بھی بہت مقبول رہے۔

داستانِ امیر حمزہ کے سلسلے لکھنے میں مقبول جہانگیر کا نام بہت اہم ہے۔ اُن کی لکھی ہوئی امیر حمزہ کی شجاعت اور بہادری کی کہانیاں بہت مقبول ہوئیں۔

اے حمید کی لکھی ہوئی حاتم طائی کی کہانیوں نے مقبولیت کے تمام ریکارڈ توڑ ڈالے۔ حاتم طائی کو جدید دور میں متعارف کرا کے انہوں نے اس کردار میں ایک نئی جان ڈال دی۔ اے حمید کو اعلیٰ پائے کے انشاء پرداز ہوتے ہوئے زبان و بیان پر جو قدرت حاصل تھی اس سے انہیں اپنے جاسوسی ناولوں میں ایک خاص فضا ترتیب دینے میں خاص مدد ملی۔

ایم اے راحت ابتدا ہی سے حیرت و استعجاب سے بھرپور ناول لکھتے رہے ہیں۔ انہوں نے ڈائجسٹوں کے لیے بے شمار کہانیاں لکھیں۔ اُن کی شہرہ آفاق کہانی ''صدیوں کا بیٹا'' نے کئی عشروں تک قارئین کو اپنے سحر میں جکڑے رکھا، ان کی بعد کی کہانیوں میں ''طاغوت'' اور ''سمندر کا بیٹا'' شامل ہیں۔ انہوں نے ایکشن، تحیر اور سائنس فکشن سے بھرپور سلسلہ ''عمران سیریز'' بھی لکھا جو بہت مقبول ہوا۔

مظہر کلیم کے جاسوسی ناول ''عمران سیریز'' نے ایم اے راحت سے بھی زیادہ شہرت حاصل کی۔ مظہر کلیم کے ناولوں میں بیان کردہ واقعات میں بھی، سسپنس، تحیّر خیزی اور جستجو کے عناصر شامل ہوتے ہیں۔ کہانی میں تیزی سے پیش آنے والے حالات، واہمات اور سُرعت سے تبدیل ہونے والی صورتِ حال نے ان کے ناولوں کو زبردست شہرت عطا کی ہے۔ مظہر کلیم کے لکھے ہوئے ان ناولوں کی زبان انتہائی شائستہ، شگفتہ اور طنز و مزاح سے بھرپور ہوتی ہے۔

یہ تمام جاسوسی ناول ہمارے ہاں ڈائجسٹوں، رسالوں اور ماہناموں میں بکھرے نظر آتے ہیں۔ یہ تمام تر سلسلے ہمارے ہاں نوآموز نوجوانوں میں مقبول ہو رہے ہیں۔ اس قسم کے پاپولر ادب میں اگرچہ عوامیت اور سطحیت ہوتی ہے لیکن کبھی کبھی اس میں بڑی اہم کہانیاں بھی منظرِ عام پر آ جاتی ہیں۔ ان کہانیوں میں ہمارے معاشرے کے روزمرہ واقعات کو مدِنظر رکھا جاتا ہے۔ یہ معاشرتی واقعات طنز و مزاح اور رومانویت سے بھرپور ہوتے ہیں۔ ان واقعات میں حیرت و تجسس، ایکشن اور سائنس فکشن کے پہلو

موجود ہوتے ہیں۔ اِن ناولوں میں بیان ہونے والے واقعات قصّے قارئین میں حب الوطنی اور قوم پرستی کے جذبوں کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ حق و باطل کے معرکوں میں شر کے مقابلے میں خیر کی قوتوں کے غلبے کا تصور بھی اُبھارتے ہیں اس کے علاوہ زبان کی سطح سے جائزہ لیا جائے تو پاپولر ادب کے طور پر لکھے جانے والے ایسے تمام تر جاسوسی ناول اُردو زبان کو زیادہ سے زیادہ ثروت مند بنانے میں اہم کردار ادا کرتے نظر آتے ہیں۔

اس کے علاوہ یہ بات بھی اہم ہے کہ اِن جاسوسی ناولوں نے اُردو کے قارئین کا اپنا ایک حلقہ قائم کیا یوں عوامی سطح پر اُردو کے افسانوی ادب کے لیے خاصا وسیع حلقہ قرات میسر آیا مجموعی طور پر دیکھا جائے تو یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ اُردو کے جاسوسی ناولوں کی صورت میں تخلیق کیا جانے والا ادب اعلیٰ پائے کا ادب نہ سہی لیکن ان ناولوں اور ان کے لکھنے والوں کی یہ خدمت کیا کم ہے کہ اردو زبان کو عوامی سطح پر پھلنے پھولنے کے مواقع میسر آئے اور ایک ایسے معاشرے میں مطالعے کے رجحان کو تقویت ملی، جہاں شرحِ خواندگی اور ذوق مطالعہ کی صورت حال کسی دور میں بھی تسلی بخش نہیں رہی۔

حوالہ جات

۱۔ ڈاکٹر محمد یٰسین، ناول کا فن اور نظریہ، خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ،۲۰۰۳ء،ص ۶

۲۔ پر فیسر ابوعفان الازہری، تاریخ اردو ادب، علمی کتاب خانہ، لاہور،۲۰۰۴ء،ص ۵۴۵

۳۔ ڈاکٹر سلیم اختر، اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور،۲۰۱۳ء،ص ۵۲۰

۴۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، اصناف ِادب، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور،۲۰۰۳ء،ص ۱۲۲

۵۔ مظہر کلیم، کارمن مشن (عمران سیریز) ارسلان پبلی کیشنز، ملتان، س ن،ص ۵

۶۔ ایوب اعوان، تعارف، ہیرو کا تاجر (پرمود سیریز) اعوان پبلی کیشنز، راولپنڈی، س ن،ص ۵

۷۔ پروفیسر ابوعفان الازہری، تاریخِ اردو ادب،ص ۵۴۶